سوال

(431)ہبہ اور ابراء

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

1۔ہبہ اور ابراء میں کچھ فرق ہے یا دونوں ایک چیز ہے ؟

2۔معافی دین از قسم ہبہ ہے یا مجرد ابراء واسقاط حق ہے ؟

3۔درصورت فرق ہونے درمیان ہبہ اور ابراء کے اگر ہبہ دین کا لفظ میت کی نسبت استعمال کیا جائے یعنی یوں کہا جائے کہ میں نے یا فلاں شخص نے اپنا دین میت کو ہبہ کردیا تو اس صورت میں ہبہ کے حقیقی معنی مراد ہوں گے یا اس ہبہ سے ابراء واسقاط حق مراد ہوگا؟

ان سوالوں کا جواب مطابق فقہ حنفی کے ارقام فرمایا جائے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

1۔2۔ہبہ اور ابراء میں اصلی معنی کے اعتبار سے فرق ہے ہبہ کے اصلی معنی ہیں تملیک اور ابراء کے اصلی معنی ہیں اسقاط حق اسی وجہ سے دونوں کے بعض بعض شرائط اور احکام بھی مختلف ہیں۔

1۔ہبہ میں قبول شرط ہے ابراء میں نہیں۔

2۔ہبہ میں حق رجوع حاصل ہے بشرطیکہ کوئی مانع موانع رجوع میں سے موجود نہ ہو اور ابراء میں حق رجوع اصلاً حاصل نہیں حموی شرح اشباہ ونظائر(ص269چھاپہ مصطفائی دہلی) میں ہے۔"الابراء اسقاط والھبة تملیک" اھ(ابراء اسقاط(حق) ہے اور ہبہ تملیک)"اشباہ ونظائر"صفحہ مذکور میں ہے۔

"مافترق فیہ الھبة والابراء یشترط لھا القبول بخلافہ ولہ الرجوع فیھا عند عدم المانع بخلافہ مطلقا"

(ہبہ اور ابراء میں فرق یہ ہے کہ ہبہ میں قبول شرط ہے برخلاف ابراء کے ہبہ میں کوئی مانع نہ ہونے کی صورت میں حق رجوع حاصل ہے جب کہ ابراء میں اصلاًیہ حق حاصل نہیں ہے)

لیکن کبھی کبھی ابراء پر بھی ہبہ کا اطلاق مجازاً کیا جاتا ہے چنانچہ دین کے معاف کردینے کو کہ یہ ابراء واسقاط حق ہے ہبہ دین کہا جاتا ہے اور دونوں سے ایک ہی مطلب سمجھا جاتا ہے دیکھئے معافی دین مہر کے مقدمہ میں اگر ایک گواہ ابراء دین کا لفظ کہے اور دوسرا گواہ ہبہ دین کا لفظ تو دونوں کے بیان گو لفظاً مختلف ہیں مگر معناً مختلف نہیں مطلب دونوں کا ایک ہی ہے ابراء دین کا مطلب دین کا مدیون کے ذمہ سے ساقط کردینا ہے اور ہبہ دین کا مطلب بھی یہی ہے اشباہ و نظائر میں ہے :

"ہبۃ الدین کالابراء منہ الخ

(ہبہ دین اس سے ابراء کی مانند ہے الخ) حموی صفحہ مذکورہ میں "جامع الفصولین" سے منقول ہے۔

"ادعی الزوج انہا وہبتنی المہر وبرہن فشہد احدہما انہا ابراتہ والآخر انہا وہبتہ تقبل للموافقۃ لان حکم ہبۃ الدین سقوطہ وکذا حکم البراءۃ"

(خاوند نے یہ دعوی کیا کہ اس (میری بیوی) نے اپنا مہر مجھے ہبہ کردیا ہے اور اس دعوے کی دلیل بھی پیش کردی ایک گواہ نے یہ گواہی دی کہ اس کی بیوی نے اس سے ابراء کردیا تھا اور دوسرے نے گواہی دی کہ اس نے اس کو ہبہ کردیا تھا تو موافقت کی وجہ سے اس گواہی کو قبول کیا جائے گا کیوں کہ قرض کا ہبہ اس کا ساقط کرنا ہے اور ابراء کا بھی یہی حکم ہو گا)

3۔اس صورت میں ہبہ کے حقیقی معنی (تملیک) مراد نہ ہوں گے اور نہ مراد ہوسکتے ہیں کیونکہ میت میں کسی چیز کے مالک بننے کی صلاحیت ہی نہیں بلکہ جن چیزوں کا وہ بحالت حیات مالک تھا اب بعد ممات ان چیزوں کا بھی مالک نہیں رہا بلکہ وہ چیزیں اس کے ملک سے منتقل کر دوسروں کے ملک میں چلی گئیں ہاں اس صورت میں ہبہ سے مجازاًابراء واسقاط حق مراد ہوگا کیونکہ میت میں اس بات کی صلاحیت ضرور ہے کہ اس پر کسی شخص کا کوئی حق آتا ہو اور وہ شخص اس حق میت کے ذمہ سے ساقط کردے تو وہ حق میت کے ذمہ سے ساقط ہوجائے گا فتاوی عالمگیری (446/1مطبوعہ ہوگلی) "فصل عاشر فی ھبہ المھر" میں ہے۔

"امراۃ المیت اذا وہبت المہر من المیت جاز کذا فی السراجیۃ"

(میت کی بیوی اگر مہر ہبہ کردے تو یہ جائز ہوگا سراجیہ میں ایسے ہی بیان ہوا ہے)

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب البیوع، صفحہ:660

محدث فتویٰ